مانیٹر

پنجاب میں نیشنل ایکشن پلان برائے انسداد دہشت گردی پر عملدرآمد

جلد اول:

جنوری 2015 تا دسمبر 2016

بیلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپیرنسی

خلاصہ

2 جنوری 2015 کو وزیراعظم پاکستان کی زیرصدارت ہونے والی آل پارٹیز کانفرنس کی جانب سے منظور کیا گیا 20 نکاتی نیشنل ایکشن پلان' پاکستان میں دہشت گردی اور تشدد پسندانہ انتہا پسندی کے خلاف لڑنے کیلئے تاریخی سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ 20 نکاتی نیشنل ایکشن پلان کو سول اور فوجی قیادت دونوں کی جانب سے ملک میں دہشت گردی کے خلاف جدوجہد کیلئے انتہائی اہم روڈ میپ قرار دیا گیا ہے۔ نیشنل ایکشن پلان اس لئے بھی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اسے سول ملٹری اتفاق رائے کے ساتھ ساتھ ان سیاسی قوتوں کا وہ شاذ اتفاق رائے بھی حاصل ہے جو بصورت دیگر ای دوسرے کی شدید مخالف ہیں۔ نیشنل ایکشن پلان پر اس کی اصل روح کے مطابق عملدرآمد کیلئے سول اور ملٹری قیادت دونوں نے متعدد بار اپنے پختہ عزم کا اظہار کیا ہے۔

اس کی اہمیت سے منسوب مرکزیت کے باوجود' وفاقی اور صوبائی حکومتوں نے نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد پر پیش رفت کی صورت حال کو باقاعدگی سے فراہم نہیں کیا ہے۔ اگرچہ نیشنل ایکشن پلان اپنے 20 نکات میں ایکشن کا ایک وسیع فریم ورک فراہم کرتا ہے' تاہم اس کی نگرانی کا نظام نسبتاً دھندلے پن کا شکار ہے۔ اگرچہ وفاقی سطح پر نیشنل کاؤنٹر ٹیررزم اتھارٹی کو پیش رفت دکھانے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے' تاہم بعدازاں 15 اگست 2016 کو وزیراعظم نے نیشنل سکیورٹی ایڈوائزر لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) ناصر خان جنجوعہ کی سربراہی میں عملدرآمد جائزہ کمیٹی بھی تشکیل دے دی۔ علاوہ ازیں' نیشنل ایکشن پلان عملدرآمد کا جائزہ لینے اور سول ملٹری معاونت کیلئے ایک فورم وضع کرنے کیلئے وفاقی سطح پر اور چاروں صوبوں میں ایپکس کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ سردست ان اقدامات کے باوجود پورے پاکستان میں وفاقی اور صوبائی حکومتوں میں نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد کی صورت حال غیر واضح ہی رہی ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ابہام ہے کہ عملدرآمد کی رفتار و پیش رفت بھی مختلف سٹیک ہولڈرز' بشمول انٹر سروسز پبلک ریلیشنز سے آنے والے پیغامات جن سے نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد کی پیش رفت پر فوجی قیادت کی لگاتار جاری بے اطمینانی کے اشارے ملتے ہیں' مختلف النوع آرا کا موضوع رہی ہے۔

نیشنل ایکشن پلان کے انتہائی اہمیت کا حامل ہونے اور اس پر عملدرآمد کی پیش رفت سے متعلق سوالات کا جواب جاننے کے لئے پلڈاٹ نے شہریوں کے تناظر سے نیشنل ایکشن پلان پاکستان پر عملدرآمد کی پیش رفت کو مانیٹر کرنے کے کام کا آغاز کیا ہے۔ پلڈاٹ نے وفاقی اور صوبائی حکومتوں سے عملدرآمد کے حوالے سے اعداد و شمار حاصل کئے۔ اس مانیٹر میں پنجاب پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد کی صورت حال کا جائزہ لیا گیا ہے اور اس سلسلے میں ملک بھر میں ہونے والی پیش رفت پر بھی نظر ڈالی گئی ہے۔ پنجاب پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے اس مانیٹر میں پنجاب کی صوبائی حکومت سے حاصل کردہ اعداد و شمار کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد کی پیشرفت کی مانیٹرنگ اور اس کے عوامی پرچار کی ذمہ داری لیتے ہوئے' پلڈاٹ کا مقصد موثر عملدرآمد کیلئے مشاورتی عوامل کے طور پر فرائض سرانجام دینا ہے۔

اپنی نوعیت کا یہ پہلا مانیٹر' شہریوں کے تناظر سے پنجاب میں نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد کا جائزہ لیتا ہے تاکہ اس بات کی ضرورت پر روشنی ڈالی جا سکے کہ حکومت کو نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد کی صورت حال وقتاً فوقتاً عوام کے ساتھ شیئر کرنی چاہئے۔ ہم پختہ یقین رکھتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ شفافیت اور عملدرآمد پر زیادہ سے زیادہ پبلک رپورٹنگ حکومتوں میں عوامی اعتماد اور نیشنل ایکشن پلان پر موثر عملدرآمد کو فروغ دے گی۔ تاہم ہمیں اس بات کا ادراک بھی ہے کہ نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد کے بعض پہلو ایسے بھی ہو سکتے ہیں جنہیں سکیورٹی وجوہات کی بناء پر خفیہ رکھا جانا ضروری ہے۔

پنجاب میں جنوری 2015 سے دسمبر 2016 کے دوران نیشنل ایکشن پلان پر عملدر آمد کی صورت حال ٹریفک لائٹ نظام کا استعمال کرتے ہوئے درج ذیل جدول میں دکھائی گئی ہے:

نمبر شمار	نکتہ	دسمبر 2016 تک عملدر آمد کی صورت حال
1	سزا یافتہ دہشت گردوں کی سزائے موت پر عملدر آمد	A R
2	فوج کی زیرنگرانی خصوصی عدالتوں کا قیام۔ ان عدالتوں کی مدت دو سال ہوگی	R
3	عسکری تنظیموں اور مسلح گروپوں کو ملک میں کارروائیاں کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی	A R
4	انسداد دہشت گردی کے ادارے نیکٹا کو مستحکم بنایا جائے گا	A R
5	نفرت انگیز، انتہا پسندانہ، فرقہ ورانہ اور عدم برداشت کے مواد کو فروغ دینے والے لٹریچر، اخبارات اور رسالوں کے خلاف سخت کارروائی	A R
6	دہشت گردوں اور دہشت گرد تنظیموں کی مالی معاونت روکنا	R
7	کالعدم تنظیموں کو دوبارہ نمودار ہونے سے روکنے کو یقینی بنانا	R
8	ایک خصوصی کاؤنٹر ٹیررزم فورس کا قیام اور تعیناتی	G
9	مذہبی تشدد کے خلاف موثر کارروائی	A R
10	دینی مدارس کی رجسٹریشن اور ضابطہ بندی	A R
11	پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے دہشت گردوں اور دہشت گرد تنظیموں کی مدح سرائی پر پابندی	A R
12	فاٹا میں انتظامی و ترقیاتی اصلاحات، جس میں آئی ڈی پیز (بے گھر افراد) کی واپسی پر فوری توجہ دی جائے گی	G A
13	دہشتگردوں کے مواصلاتی نظام کا مکمل صفایا کیا جائے گا	G
14	دہشت گردی کیلئے سوشل میڈیا کے غلط استعمال کے خلاف اقدامات	A R

15	پنجاب میں عسکریت پسندی کیلئے مکمل عدم برداشت	G A
16	کراچی میں جاری آپریشن کو منطقی انجام تک پہنچایا جائے گا	G
17	بلوچستان حکومت کو تمام سٹیک ہولڈرز کی مکمل ملکیت کے ساتھ سیاسی مفاہمت کا مکمل اختیار دینا	A R
18	فرقہ واریت پھیلانے والے عناصر کے خلاف سختی سے نمٹا جائے گا	G A
19	افغان پناہ گزینوں کے حوالے سے جامع پالیسی وضع کی جائے گی جس کا آغاز تمام پناہ گزینوں کی رجسٹریشن سے ہوگا	A R
20	فوجداری نظام انصاف میں بہتری	R

کلید

1	G	سبز: عملدرآمد اچھا رہا۔ کچھ بہتری درکار ہے۔ (پیش رفت اچھی ہے)
2	G A	سبز اور امبر: عملدرآمد نسبتاً اچھا رہا۔ بہتری لائی جانی چاہئے۔ (پیش رفت تسلی بخش ہے)
3	A R	امبر اور سرخ: عملدرآمد نسبتاً کمزور رہا۔ اہم اصلاحات کی جانی چاہئیں (پیش رفت کسی حد تک غیر تسلی بخش ہے)
4	R	سرخ: عملدرآمد مجموعی طور پر کمزور رہا۔ فوری اور بڑی تبدیلیاں لانی ہوں گی۔ (پیش رفت غیر تسلی بخش ہے)

پنجاب میں نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد جنوری 2015 تا دسمبر 2016 کی صورت حال

پہلے دو سال یعنی جنوری 2015 تا دسمبر 2016 کے دوران پنجاب میں نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد کی صورت حال کا خلاصہ ذیل میں دیا جارہا ہے:

نیشنل ایکشن پلان پوائنٹ نمبر 1: سزا یافتہ دہشت گردوں کی سزائے موت پر عملدرآمد

وفاقی حکومت نے 17 دسمبر 2015 کو دہشت گردی کے مقدمات میں دی گئی سزائے موت پر پابندی کو ختم کر دیا۔[1] 10 مارچ 2015 کو حکومت نے ایک قدم آگے بڑھتے ہوئے جملہ سنگین مقدمات میں سزائے موت پر پابندی اٹھالی۔[2] اب تک پنجاب میں کل 17 دہشت گردوں کو پھانسی دی جا چکی ہے۔[3]

دہشت گردی کے مقدمات میں سزائے موت پر پابندی اٹھانے کے ساتھ ساتھ ہر قسم کے جرم کی سزائے موت پر پابندی اٹھانے کہ وجہ سے ان مقدمات میں زیر التوا پھانسیوں کا بیک لاگ پیدا ہو گیا۔ اس طرح دہشت گردی کے مقدمات میں ملوث افراد کی سزائے موت پر عملدرآمد کی رفتار پر اثر پڑا۔

اس لئے، اس نکتے پر عملدرآمد قدرے کمزور رہا ہے۔

A R

نیشنل ایکشن پلان پوائنٹ نمبر 2: فوج کی زیر نگرانی خصوصی عدالتوں کا قیام: عدالتوں کی مدت دو سال ہوگی

6 جنوری 2015 کو پارلیمنٹ کی جانب سے اکیسویں دستوری ترمیم اور آرمی ترمیمی قانون 2015 کی منظوری کے ذریعے دہشت گردی کے مقدمات میں ملوث سویلین افراد کے مقدمات کی سماعت کیلئے فوجی عدالتوں کو اختیارات دیئے گئے۔ اس وقت سے اب تک پاکستان میں 11 فوجی عدالتیں قائم کی گئی ہیں۔[4] ان میں سے 3 فوجی عدالتیں پنجاب میں ہیں۔[5] دسمبر 2016 تک پنجاب میں فوجی عدالتوں نے 4 مقدمات کا فیصلہ کیا جن میں 8 دہشت گردوں کو مجرم قرار دیا گیا اور ان میں سے بعض کو سزائے موت دی گئی۔[6] ان تمام مقدمات کی پٹیشنز سپریم کورٹ اور لاہور ہائی کورٹ میں زیر التواء ہیں۔

پنجاب میں فوجی عدالتوں کی کم تعداد اس بات کی عکاسی ہوسکتی ہے کہ صوبہ میں فوجی عدالتوں کی نسبتاً کم ضرورت ہے کیونکہ یہاں دوسرے صوبوں کی نسبت کریمینل جسٹس سسٹم کی کارکردگی نسبتاً بہتر ہے۔ تاہم اس بات سے قطع نظر، فوجی عدالتوں کی جانب سے کئے گئے فیصلوں کی تعداد اب بھی کم ہے۔

مزید برآں، دو سال کی مدت کے خاتمے کے بعد فوجی عدالتوں کے دورانیہ میں توسیع کا فیصلہ صرف جزوی کامیابی کی عکاسی کرتا ہے اور نیشنل ایکشن پلان کے تحت ان کا مطلوبہ وجود ابتدائی غلط اندازے کو ظاہر کرتا ہے۔

اس پوائنٹ پر پیش رفت مجموعی طور پر کمزور رہی ہے۔ فوری اور بڑی تبدیلیاں کئے جانے کی ضرورت ہے۔

R

نیشنل ایکشن پلان پوائنٹ نمبر 3: عسکری تنظیموں اور مسلح گروپوں کو ملک میں کارروائیاں کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی

اس سلسلے میں پنجاب اسمبلی نے چار اہم قوانین منظور کئے ہیں۔ ان میں پہلا قانون پنجاب ویجیلنس کمیٹیز 2016 جو دیگر معاملات کے ساتھ لوکل ویجیلنس کمیٹیوں کی تشکیل کا اہتمام کرتا ہے جو کالعدم تنظیموں کی سرگرمیوں اور مشکوک عناصر سے متعلق

معلومات اکٹھی کریں گی اور پولیس اور قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں کو رپورٹ پیش کریں گی۔[7] دوسرا قانون ادارہ محفوظ شہر پنجاب 2016 ہے جس کا ابتدائی طور پر اطلاق لاہور شہر میں کیا گیا ہے اس کو دیگر شہروں تک وسعت دی جا سکتی ہے جنہیں حکومت پنجاب سرکاری گزٹ میں نوٹیفائی کر سکتی ہے۔ قانون ہذا ایک اتھارٹی قائم کرتا ہے جس کا چیئرمین وزیر اعلیٰ ہو گا جو دیگر معاملات کے ساتھ کمانڈ، کنٹرول اور کمیونیکیشن سنٹرز و دیگر متعلقہ سہولیات کو برقرار رکھے گا اور فروغ دے گا۔[8] اس سسٹم کا مقصد پنجاب میں پولیس کے نظام میں بہتری لانے کے ساتھ ساتھ نگرانی کے ذرائع میں اضافہ اور بہتری ہے۔[9] تیسرا قانون پنجاب آرمز کا ترمیمی قانون 2015 ہے۔ قانون ہذا میں حکومت نے غیر قانونی اسلحہ اور بارود رکھنے پر سزاؤں میں اضافہ کیا ہے۔[10] چوتھا قانون کرایہ داروں کی معلومات پنجاب 2015 ہے جو مالکان یا مینجر ز کی جانب سے کرایہ داروں کی پولیس کو معلومات کی لازمی فراہمی کا اہتمام کرتا ہے۔[11]

سال 2016 میں حکومت پنجاب کی جانب سے غیر سرکاری تنظیموں کو عیدالاضحیٰ پر جانوروں کی کھالیں اکٹھی کرنے کے لئے ضلعی حکومت سے این او سی حاصل کرنے کا حکمنامہ، کالعدم تنظیموں کو آزادی سے جانوروں کی کھالیں اکٹھی کرنے سے روکنے کی ایک کوشش تھی۔[12]

اس کے علاوہ پنجاب میں کارروائیاں کرنے والے عسکریت پسندوں کے خلاف قابل ستائش اقدامات اٹھائے گئے جس میں 769 افراد کو گرفتار کیا گیا، 1,238 کو حراست میں لیا گیا، 169 کو سزا دی گئی اور انٹیلی جنس کی بنیاد پر کئے گئے آپریشنز میں 221 افراد کو ہلاک کیا گیا۔ ان میں درج ذیل وہ تنظیمیں شامل ہیں جن کے خلاف حراست، گرفتاری یا انٹیلی جنس کی بنیاد پر آپریشن میں ہلاکت جیسے اقدام اٹھائے گئے:[13]

۱۔ لشکر جھنگوی/سپاہ صحابہ پاکستان 90

۲۔ اہل سنت والجماعت/ایس ایس پی: 89

۳۔ تحریک جعفریہ پاکستان/ مجلس وحدت المسلمین/سپاہ محمد پاکستان: 54

۴۔ حزب التحریر: 07

۵۔ دیگر: 13

محکمہ انسداد دہشت گردی پنجاب کے مبینہ لیک خفیہ دستاویز کی میڈیا رپورٹ کے مطابق نو علیحدہ ہوئے گروہوں کے ساتھ 32 کالعدم تنظیمیں پاکستان میں دہشت گردی کی نرسریاں ہیں۔[14] اگرچہ بعض کالعدم تنظیموں کے خلاف اقدام اٹھائے گئے ہیں تاہم حکومت پنجاب کو ضرور وضاحت دینی چاہیے کہ بقیہ، اگر کوئی ہیں، کے خلاف کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

اس نکتے پر عملدرآمد نسبتاً کمزور ہے۔ اہم اقدام اٹھانے کی ضرورت ہے۔

A R

نیشنل ایکشن پلان پوائنٹ نمبر 4: انسداد دہشت گردی کے ادارے نیکٹا کو مستحکم کیا جائے گا

قانون نیکٹا 2013 نے نیکٹا بورڈ آف گورنرز قائم کیا جس کا چیئرمین وزیر اعظم ہے جبکہ یہ وزیر داخلہ، چاروں صوبوں کے وزراء اعلیٰ، انٹر سروسز انٹیلی جنس، انٹیلیجنس بیورو اور ملٹری انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرلز و دیگر پر مشتمل ہے۔[15] قانون ہذا بیان کرتا ہے کہ بورڈ ہر تین ماہ بعد کم از کم ایک اجلاس منعقد کرے گا۔[16] تاہم معاملے کو زیر غور لانے کیلئے ابھی تک نیکٹا بورڈ آف گورنرز کا کوئی اجلاس منعقد نہ ہوا ہے اور اس وجہ سے بورڈ کی جانب سے پالیسیوں اور آپریشنز کی منظوری کے بغیر نیکٹا کے کام کرنے پر سوال اٹھتا ہے۔[17]

قانون نیکٹا، نیکٹا کی ایگزیکٹو کمیٹی کے قیام کا بھی اہتمام کرتا ہے جس کا چیئرمین وزیر داخلہ ہے لیکن ایگزیکٹو کمیٹی کا اب تک صرف ایک اجلاس ہوا ہے۔[18]

اگرچہ وفاقی سطح پر نیکٹا کو نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد کی مانیٹرنگ کی ذمہ

داری سونپی گئی تاہم ان ذمہ داریوں میں ایک تجاوز تب سامنے آیا جب وزیر اعظم نے مشیر وزیر اعظم برائے نیشنل سیکیورٹی لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) ناصر خان جنجوعہ کی زیر قیادت اگست 2016 میں عملدرآمد و جائزہ کمیٹی قائم کی۔ نیشنل ایکشن پلان کی ذمہ داریوں کی حالیہ غیر واضح تقسیم کے ماسوا نیکٹا کا کردار محدود ہو کر رہ گیا ہے جو نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد سے متعلق ڈیٹا اکٹھا اور مرتب کرنا اور اسے چھ ایجنسیوں جن میں سے ایک سویلین اور بقیہ ملٹری ہیں میں تقسیم کرنا ہے۔ حالیہ تجاوز نے بغیر مانیٹرنگ رول کے ڈیٹا اکٹھا کرنے کی نیکٹا کی اہلیت کو مزید محدود کر دیا ہے جس سے نیکٹا میں مرتب ہونے والے صوبائی اعداد و شمار کی ساکھ پر سوالات اٹھتے ہیں۔

ایک ایسا فورم جہاں سویلین اور ملٹری انٹیلی جنس ایجنسیاں ایک دوسرے کے قریب آ سکیں اور اپنے آپریشنز کو مربوط کر سکیں قائم کرنے کی غرض سے حکومت کی جانب سے اعلان کردہ نیکٹا کا جوائنٹ انٹیلی جنس ڈائریکٹوریٹ ایک موہوم امید بن کر رہ گیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق اس کے قیام کیلئے فنڈز الاٹ کئے گئے[19] اور وزیر مملکت برائے داخلہ جناب بلیغ الرحمان نے سینیٹ میں اعلان کیا کہ جوائنٹ انٹیلیجنس ڈائریکٹوریٹ جلد ہی آپریشنل ہوگا۔[20]

اس نکتے پر عملدرآمد نسبتاً کمزور رہا ہے۔

AR

نیشنل ایکشن پلان پوائنٹ نمبر 5: نفرت انگیز انتہا پسندانہ فرقہ وارانہ اور عدم برداشت کے مواد کو فروغ دینے والے لٹریچر اخبارات اور رسالوں کے خلاف سخت کارروائی

حکومت پنجاب سے گزشتہ دو سالوں کا حاصل کردہ ڈیٹا ظاہر کرتا ہے کہ نفرت انگیز مواد کے تحت 189 مقدمات رجسٹر کئے گئے جبکہ 223 ملزمان گرفتار کئے گئے۔ اسی دوران ان میں سے 39 ملزمان کو سزا دی گئی۔ اسی طرح کل 3 آؤٹ لٹس کے خلاف کارروائی کی گئی جبکہ 1,600 سی ڈیز ضبط کی گئیں اور 600 رسائل اور 4,100 پمفلٹس قبضے میں لئے گئے۔[21]

اگرچہ اس پوائنٹ پر پنجاب میں بعض اقدام اٹھائے گئے تاہم اس بات کی کم شہادت ہے کہ اس اقدام کو 'سخت' تصور کیا جائے اور ان لوگوں کے لئے عبرت کا باعث ہو جو انتہا پسندانہ لٹریچر پھیلاتے ہیں۔

اس پوائنٹ پر عملدرآمد میں بہتری لانے کی ضرورت ہے۔

AR

نیشنل ایکشن پلان پوائنٹ نمبر 6: دہشت گردوں اور دہشت گرد تنظیموں کی مالی معاونت کو روکنا

دہشت گردوں کی مالی معاونت کو روکنے کی قانونی دفعہ قانون انسداد دہشت گردی 1997 میں موجود ہے جو کالعدم تنظیموں اور افراد (وہ افراد جو قانون انسداد دہشت گردی 1997 کے فورتھ شیڈول میں شامل ہیں انہیں کالعدم تصور کیا جاتا ہے) کو بینک اکاؤنٹس کھولنے سے روکتا ہے۔ علاوہ ازیں قانون اینٹی منی لانڈرنگ 2010 خلاف قانون مالی معاونت کیلئے قانونی فریم ورک کا اہتمام کرتا ہے۔

جہاں تک نیشنل ایکشن پلان کے اس پوائنٹ پر ایکشن کا تعلق ہے حکومت پنجاب نے مبینہ دہشت گردوں کے مالی معاونین کے خلاف کل 95 مقدمات درج کئے ہیں 125 کو گرفتار کیا اور 23 دہشت گردوں کے مالی معاونین کو سزائیں دی ہیں۔

تاہم اس ایشو سے نمٹنے کے سلسلے میں وفاقی حکومت کی صلاحیت میں خامیاں رپورٹ کی گئیں ہیں۔ مثال کے طور پر وہ طریق کار جس کے ذریعے فیڈرل انویسٹی گیشن ایجنسی (ایف آئی اے) مشکوک ٹرانسزیکشن رپورٹس (ایس ٹی آرز) کا دہشت گردوں کی مالی معاونت کے لئے تجزیہ کرتے ہوئے تفتیش کرتی ہے غلط سمت میں توانائی مرکوز

کرنے کی ایک مثال ہے۔ منتخب کردہ مدارس کے اکاؤنٹس کی انفارمیشن پر ایف آئی اے لاہور کی جانب سے حاصل کردہ ڈیٹا اس حقیقت کو ظاہر کرتا ہے کہ مبینہ دہشت گرد تنظیموں سے جڑی تنظیمیں شاذ و نادر ہی رسمی بینکنگ چینلز کو اپنے مالی آپریشن چلانے کیلئے استعمال کرتی ہیں۔[22]

مزید برآں کمرشل بینکوں کی جانب سے مشکوک ٹرانسزیکشن رپورٹس کے اجراء کے پورے عمل میں ایک بنیادی خامی موجود ہے' اس عمل میں یہ بینک ان رپورٹس کو سٹیٹ بینک پاکستان کے فنانس مانیٹرنگ یونٹ کو بھیجتے ہیں' جو ان کا تجزیہ کرتا ہے اور فیصلہ کرتا ہے کہ آیا انہیں تحقیقات کے لئے ایف آئی اے کو بھیجا جائے یا نہیں۔ خامی یہ ہے کہ یہ بینک ہی ہے جو بنیادی رپورٹنگ ایجنسی رہتا ہے اور اس لئے یہ امر ساری مشق کو مکمل طور پر نا قابل بھروسہ بنا دیتا ہے۔

تاہم اس مسئلے کا پاکستان کی غیر دستاویزی اکانومی کی وسعت کے پیش نظر وسیع تناظر میں بھی تجزیہ کیا جانا چاہیے۔ پاکستان کی غیر دستاویزی اکانومی موثر انداز سے منضبط کرنے کی حکومتی خواہش اور صلاحیت کے بغیر' دہشت گردوں کی مالی معاونت' جس کا انحصار روائتی طور پر غیر رسمی ذرائع پر ہوتا ہے' کے مسئلے پر قابو پانا اہم چیلنج رہے گا۔

یہ مسائل ایف آئی اے کی جانب سے ایس ٹی آرز کی پراسسنگ کے اعداد و شمار اور بعد ازاں ان کی مقدمات میں تبدیلی سے عیاں ہیں۔ سٹیٹ بینک آف پاکستان کے فنانس مانیٹرنگ یونٹ کی جانب سے ایف آئی اے کو بھیجے گئے 19 ایس ٹی آرز میں صرف تین کا تعلق دہشت گرد تنظیموں سے نکلا ہے حتیٰ کہ ان میں سے صرف ایک مقدمے کے اندراج پر منتج ہوا۔[23]

اس سارے معاملے میں سے ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ اینٹی منی لانڈرنگ ایکٹ کے دائرے میں آنے والے معاملات میں صرف فیڈرل گورنمنٹ ہی کارروائی کا آغاز کر سکتی ہے۔ اگر پرائیویٹ شکایت کا بھی جائزہ لیا جا سکتا ہو تو شاید ایسے کیسز کا پتہ لگانے میں بہتری آ جاتی۔

اس پوائنٹ پر عملدرآمد مجموعی طور پر کمزور رہا ہے۔ اہم اقدامات کئے جانے چاہئیں۔

R

نیشنل ایکشن پلان پوائنٹ نمبر 7: کالعدم تنظیموں کو دوبارہ نمودار ہونے سے روکنے کو یقینی بنانا

وفاقی حکومت کی جانب سے کسی تنظیم کو یکطرفہ طور پر کالعدم قرار دینے کی قانونی شق پہلے سے ہی قانون انٹی ٹیررزم 1997 کی دفعہ 11 (بی) میں موجود ہے۔ تنظیم کا کالعدم دیئے جانے کی شرط یہ ہے کہ اسے کسی ایسی تنظیم یا فرد کی ایماء پر کنٹرول یا عمل کیا جا رہا ہو جسے قانون ہذا کے تحت کالعدم قرار دیا گیا ہے۔[24]

تاہم پلڈاٹ کو دستیاب ڈیٹا کے مطابق گزشتہ سالوں میں کالعدم قرار دی جانے والی تنظیموں میں سے 24 تنظیمیں نئے ناموں کے ساتھ سامنے آئی ہیں۔ 11 کو وزارت داخلہ کی جانب سے کالعدم قرار دیا گیا ہے اور دو کو زیر مشاہدہ رکھا گیا ہے۔[25]

اس پوائنٹ پر عملدرآمد میں قانونی رخنہ کی وجہ سے رکاوٹ ہے۔ اس پوائنٹ پر عملدرآمد سے منسلک ایجنسیاں یقین رکھتی ہیں کہ اس بارے میں جو قانون موجود ہے یعنی انسداد دہشت گردی قانون' اس میں یہ ترمیم ہونی چاہیے کہ کسی کالعدم تنظیم سے وابستہ جملہ اشخاص کو مجرم قرار دیا جانا چاہیے۔ اے ٹی اے میں اس لئے بھی ترمیم کی جانی چاہیے کہ کسی کالعدم تنظیم سے وابستہ شخص کو کوئی دیگر تنظیم بنانے سے باز رکھا جا سکے۔

اس سلسلے میں ایک اور مسئلہ تنظیموں کی رجسٹریشن سے متعلق قانون' سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 کا غیر موثر نفاذ ہے۔ قانون کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے تا کہ حکومتیں آڈٹ کرنے اور رپورٹ کرنے کی موثر تعمیل کے حوالے سے رجسٹرڈ تنظیموں کے ڈیٹا بیس کو مینٹین کرنے کے قابل ہوں۔

اس نکتے پر عملدرآمد مجموعی طور پر کمزور رہا ہے۔ فوری اور بڑی تبدیلیاں کیے جانے کی ضرورت ہے۔

R

نیشنل ایکشن پلان پوائنٹ نمبر 8: ایک خصوصی کاؤنٹر ٹیررزم فورس کا قیام اور تعیناتی

2014 میں نیشنل ایکشن پلان کی تشکیل سے قبل سی ٹی ڈی پنجاب کیلئے ایک خصوصی کاؤنٹر ٹیررزم فورس قائم کی گئی۔ گزشتہ دو سالوں میں سی ٹی ڈی میں کل 1,182 اہلکار شامل کئے گئے تاہم یہ تعداد منظور شدہ تعداد یعنی 1,500 سے ابھی بھی کم ہے۔ علاوہ ازیں ایک بلین روپے کی مالیت کا جدید ترین ساز و سامان فراہم کیا گیا۔ سی ٹی ڈی میں رجسٹر کئے گئے 596 مقدمات میں سزایابی کی شرح 53 فیصد رہی۔

سی ٹی ڈی پنجاب نے 172 ممکنہ دہشت گرد دھمکیوں کو ناکام بنایا ہے جبکہ 323 ممکنہ دہشت گردوں کو گرفتار کیا ہے۔

ڈیٹا ظاہر کرتا ہے کہ اس پوائنٹ پر ٹھوس پیش رفت ہوئی ہے اور محکمہ انسداد دہشت گردی پنجاب انسداد دہشت گردی فورس کے ذریعے خود سے آپریشنز کرنے کے قابل ہوگئی ہے۔ پنجاب میں محکمہ انسداد دہشت گردی پنجاب کی جانب سے چھاپے اور گرفتاریاں ایک عام سی بات ہوگئی ہے۔

اس نکتے پر عملدرآمد بہتر رہا ہے۔ کچھ اصلاح کی ضرورت ہے۔

G

نیشنل ایکشن پلان پوائنٹ نمبر 9: مذہبی تشدد کے خلاف موثر کارروائی

مذہبی ظلم و ستم متعدد صورتیں ہوسکتی ہیں، جن میں کھلے عام تشدد کے واقعات، سماجی ترقی سے مذہبی اقلیتوں کا منظم اخراج، بائیکاٹ کے غیر واضح ذریعے اور نفسیاتی بدسلوکی شامل ہے۔ گزشتہ دو سالوں میں مذہبی اقلیتوں پر حملوں کے رپورٹ کردہ کیسوں میں عیسائیوں کے دو گرجا گھروں پر ایک جیسے بم حملے شامل ہیں۔ جن میں چودہ لوگ جان سے ہاتھ دھو بیٹھے غضبناک مظاہرین نے احمدی ملازم پر مذہبی بے حرمتی کے الزام پر فیکٹری کو آگ لگادی اور اگلے دن احمدی عبادت گاہ پر حملہ کیا گیا، اور ایسٹر سنڈے پر گلشن اقبال پارک میں دہشت گرد حملہ شامل ہے جس میں 72 لوگ جاں بحق ہوگئے۔

مذہبی اقلیتوں، بالخصوص عیسائیوں اور ہندوؤں کے خلاف دہشت گردانہ حملوں کو سرکاری طور پر مذہبی تشدد کا فعل تصور نہیں کیا جاتا ہے بلکہ اس کے بجائے ان حملوں کو مسلمانوں اور غیر مسلم اقلیتوں، دونوں پر دہشت گردانہ حملے تصور کیا جاتا ہے۔ لہٰذا، مذہبی تشدد پر دستیاب ڈیٹا صرف احمدی کمیونٹی پر تشدد کو ظاہر کرتا ہے۔ اس سے متعلق، احمدی کمیونٹی میں سے قتل کے تین واقعات میں سے تمام کیسز کا پتہ پنجاب حکومت نے لگایا جن میں سے دو دہشت گردوں کو انٹیلی جنس بیسڈ آپریشنز میں ہلاک کیا گیا جبکہ دو کو گرفتار کرلیا گیا۔

جہاں تک قانون سازی میں پیش رفت کا تعلق ہے تو صوبائی اسمبلی پنجاب نے قانون ساؤنڈ سسٹمز (ضوابط) پنجاب 2015 منظور کیا۔ قانون کا مقصد صوبہ میں خاص قسم کے ساؤنڈ سسٹمز کو ماحول، امن عامہ، شائستگی کے مفاد میں منضبط کرنا اور روکنا ہے نیز دہشت گردی کی جانب اکسانے اور کسی جرم کے ارتکاب کو روکنا بھی ہے۔

اس سلسلے میں پنجاب اسمبلی نے قانون حساس تنصیبات کی حفاظت پنجاب 2015، کی منظوری دی جس کے ذریعے سب ڈویژنل سیکیورٹی ایڈوائزری کمیٹیوں کا قیام عمل میں لایا گیا جن کا مقصد دیگر امور کے علاوہ حساس تنصیبات کی نشاندہی اور معائنہ کرنا اور سیکیورٹی کے انتظامات کیلئے ان حساس تنصیبات کو ہدایت جاری کرنا ہے۔

مذہبی تشدد کے خلاف کی گئی کوشش پاکستان میں موجود بہت سارے مسائل کی

وجہ سے پورے طریقے سے کامیاب نہ ہو سکی۔ عملدرآمد کافی حد تک کمزور رہا اور اس میں بہتری کی ضرورت ہے۔

نیشنل ایکشن پلان پوائنٹ نمبر 10: دینی مدارس کی رجسٹریشن اور ضابطہ بندی

حکومت پنجاب کی جانب سے 13,798 مدارس کی جیوٹیگنگ کی گئی ہے جو سرکاری اعداد و شمار کے مطابق صوبہ میں موجود مدارس کا 100 فیصد ہے۔ حکومت نے 7,306 مدارس کو رجسٹر بھی کیا ہے جبکہ 6,492 مدارس غیر رجسٹرڈ ہیں جو تقریباً 47 فیصد ہیں۔ مزید برآں 2015 میں تمام فرقوں کے 532 بڑے مدارس کی مکمل طور پر چھان بین کی گئی جبکہ صوبائی حکومت نے دو مشکوک مدرسوں کو بند کر دیا۔ اس کے علاوہ کل 300 مدارس کے غیر قانونی تنظیموں سے روابط ہونے کا خدشہ ظاہر کیا گیا اور 115 مدارس کی اعلیٰ سطح کی قیادت کو پروفائل کیا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے قائدین کو فورتھ شیڈول میں رکھا گیا اور انہیں ان مدارس کی سربراہی سے روک دیا گیا ہے۔ حکومت پنجاب نے 61,000 مساجد کو بھی جیوٹیگ کیا ہے۔ 2,971 غیر مسلموں کی عبادت گاہیں بھی ہیں جن سب کو صوبائی حکومت نے جیوٹیگ کیا ہے۔[33]

اگرچہ ایک نکتہ نظر یہ بھی ہے کہ وفاقی حکومت کو ایک جیسا نصاب اور مدارس کی رجسٹریشن کرنی چاہیے، تاہم تعلیم کا شعبہ صوبائی حکومتوں کے پاس ہے اور ان کو اس پر عملدرآمد کرانے کیلئے موثر منصوبہ بندی کرنی چاہیے۔ قانون نصاب اور درسی کتب بورڈ پنجاب 2015، نصاب اور درسی کتب بورڈ پنجاب کے قیام کے ذریعے نصابی اصلاحات لانے میں حکومت پنجاب کے اختیارات واضح کرتا ہے، اس بورڈ کو دیگر امور کے ساتھ ساتھ نصاب کی ترقی، اس کے نفاذ، تجزیہ اور اسے اپ ڈیٹ کرنے کی ذمہ داری دی گئی ہے۔[34] مدارس اور دیگر تنظیموں کی رجسٹریشن، قانون سوسائٹیز رجسٹریشن، 1,860 کے تحت کی جاتی ہے۔ اس قانون کے مطابق مدارس کو اپنی سرگرمیوں کی سالانہ رپورٹ رجسٹرار کو جمع کروانے کے ساتھ ساتھ اکاؤنٹس کو برقرار رکھنا چاہیے اور اپنے اکاؤنٹس کا آڈٹ کروانا چاہیے۔ قانون مدارس کو کسی ایسے لٹریچر کی تعلیم اور اشاعت سے باز رکھتا ہے جس سے جارحیت یا فرقہ واریت یا مذہبی نفرت کو فروغ ملے۔[35] تاہم جو مدارس ان ہدایات پر عمل کرنے میں ناکام ہوتے ہیں ان کے خلاف کوئی سزائیں مقرر نہیں ہیں۔ قانونی فریم ورک اور اس حوالے سے موثر نفاذ کیلئے ٹھوس اقدامات نہ کرنے کی وجہ سے معاملات مزید گھمبیر ہو گئے ہیں اور نتیجتاً مدارس کی نگرانی، نصابی اصلاحات اور ان کو منضبط کرنا اور آڈٹ جیسے معاملات التواء کا شکار ہیں۔

اس پوائنٹ پر عملدرآمد نسبتاً کمزور رہا ہے۔

نیشنل ایکشن پلان پوائنٹ نمبر 11: پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے دہشت گردوں اور دہشت گرد تنظیموں کی مداح سرائی پر پابندی:

نومبر 2015 میں، پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی (PEMRA) نے ایک اعلامیہ جاری کیا جس میں تمام میڈیا آؤٹ لیٹس کو کالعدم تنظیموں کی کسی بھی قسم کی کوریج دینے سے روکا گیا۔[36] اس پر ایکشن بھی لیا گیا جیسا کہ میڈیا رپورٹس میں متعدد بار بیان کیا گیا کہ PEMRA نے ان ہدایات کی خلاف ورزی کرنے والے میڈیا آؤٹ لیٹس کو نوٹسز جاری کئے۔

حکومت پنجاب نے نیشنل ایکشن پلان کے اس پوائنٹ سے متعلق کل 33 مقدمات کا اندراج کیا ہے جن میں 34 افراد کو گرفتار کیا اور 12 کو مجرم قرار دیا گیا۔

تاہم دہشت گردوں اور دہشت گرد تنظیموں کی مداح سرائی پر میڈیا رپورٹنگ کی متعدد مثالیں موجود ہیں۔ اس پوائنٹ پر عملدرآمد نسبتاً کمزور ہے۔

A R

نیشنل ایکشن پلان پوائنٹ نمبر 12: فاٹا میں انتظامی وترقیات اصلاحات، جس میں آئی ڈی پیز (بے گھر افراد) کی واپسی پر فوری توجہ دی جائے گی

یہ وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار سے متعلق ہے۔

تاہم دوسالوں میں اس پر پیش رفت کی رپورٹ فاٹا ریفارمز کمیٹی نے اگست 2016 میں رپورٹ تیار کی، اس کمیٹی کی صدارت وزیراعظم کے مشیر برائے امور خارجہ، جناب سرتاج عزیز نے کی۔ رپورٹ میں FATA ریفارمز کے مختلف پہلوؤں سے 10 سالہ ٹائم لائن تیار کی گئی جس میں قانونی، ترقیاتی اور از سر نو تنظیمی پہلو بھی شامل ہیں۔[37] اگرچہ رپورٹ وفاقی حکومت کو جمع کروادی گئی ہے، تاہم اس پر مزید کارروائی زیرعمل ہے۔

عملدرآمد نسبتاً بہتر ہے۔ بہتری کی جانی چاہیے۔

G A

نیشنل ایکشن پلان پوائنٹ نمبر 13: دہشت گردوں کے مواصلاتی نظام کا مکمل صفایا کیا جائے گا

اس نکتے کا دو طریقوں سے جائزہ لیا جانا چاہیئے۔ اولاً یہ کہ پنجاب بیسڈ عسکریت پسندوں اور فاٹا بالخصوص شمالی وزیرستان کے علاقہ میں موجود عسکریت پسندوں کے انفراسٹرکچر کے درمیان رابطہ ہے۔ اس تناظر میں کہ ضرب عضب کے ذریعے فاٹا میں عسکریت پسندوں کے انفراسٹرکچر کا بہت حد تک خاتمہ کردیا گیا، اس بات پر یقین کرنے کا جواز موجود ہے کہ ان کے پنجاب بیسڈ عسکریت پسندوں سے رابطے کے نظام کو توڑ دیا گیا ہے۔ اس کے باوجود پاکستان کے دیگر حصوں میں عسکریت پسندوں کی پناہ گاہیں باقی ہیں جو پنجاب میں دہشت گردی پھیلا سکتے ہیں۔ اس حوالے سے محکمہ انسداد دہشت گردی پنجاب یہ دعویٰ کرتا ہے کہ پنجاب کے داخلی اور خارجی راستے سخت نگرانی میں ہیں اور ہیومن انٹیلی جنس کو پورے پنجاب میں تعینات کیا گیا ہے۔

دوسرا پہلو، جو دہشت گردوں کے پنجاب میں مواصلاتی نیٹ ورک سے متعلق ہے، پنجاب حکومت کی کارکردگی جانچنے کیلئے قابل ستائش قسم کا ڈیٹا دستیاب ہے۔ کل 1,500 فورتھ شیڈولرز زیر نگرانی ہیں۔ اسی طرح افغانستان کے قیدخانوں سے رہائی پا کر واپس آنے والے 556 افراد بھی زیرنگرانی ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پنجاب حکومت نے اہم اقدامات اٹھائے ہیں اور اس نے دہشت گردوں کی پنجاب میں کارروائی کو محدود کیا ہے۔

مزید برآں، نئی سم کے اجراء کیلئے پورے ملک میں بائیومیٹرک ویریفکیشن[38] سسٹم کا اجراء کیا گیا ہے۔ مواصلاتی نظام کو کنٹرول اور منضبط کرنے کیلئے ایسے اقدامات نے دہشت گردوں کے آپس میں ایک دوسرے سے آزادانہ رابطے کو محدود کیا ہے۔

اس پر عملدرآمد خاصا بہتر ہے۔ کچھ بہتری کی گنجائش موجود ہے۔

G

نیشنل ایکشن پلان پوائنٹ نمبر 14: دہشت گردی کیلئے سوشل میڈیا کے غلط استعمال کے خلاف اقدامات

قانون امتناع و تدارک الیکٹرانک جرائم 2016، جو وفاقی قانون ہے سائبر دہشت گردی اور نفرت انگیز تقریر کے بارے میں ہے اور اس سے متعلقہ خلاف ورزیوں کیلئے سزاؤں کی تشریح کرتا ہے۔[39] پنجاب میں محکمہ انسداد دہشت گردی پنجاب میں بنیادی سماجی میڈیا یا مانیٹرنگ سیل قائم کیا گیا ہے۔ تاہم محکمہ کے مطابق موجودہ صورتحال میں ایف آئی اے کے پاس سائبر دہشت گردی کے بارے میں تفتیش کرنے کا کلی اختیار ہے۔ محکمہ انسداد دہشت گردی پنجاب اور پولیس نے ایف آئی اے جیسے دائرہ اختیار کا

مطالبہ کیا ہے۔ محکمہ انسداد دہشت گردی پنجاب اور پولیس کو اس دائرہ اختیار میں شامل کرنے کیلئے وفاقی حکومت کو قانون کو منضبط کرنے والے قواعد میں ترمیم کرنا پڑی ہے۔

سوشل میڈیا پر نفرت انگیز مواد کے خلاف کل 33 مقدمات کا اندراج کیا گیا؛ 34 افراد کو حراست میں لیا گیا اور 12 مجرم قرار پائے۔ اس تاثر کے تناظر میں کہ کچھ دہشت گرد سوشل میڈیا کے ذریعے سرعام کام کرتے ہیں' یہ تعداد ظاہر کرتی ہے کہ ان کے خلاف اٹھائے گئے اقدامات میں بڑے پیمانے پر بہتری لائی جانی چاہیے۔

اس پر عملدر آمد نسبتاً کمزور ہے؛ اہم اصلاح کی جانی چاہیے۔

A R

نیشنل ایکشن پلان پوائنٹ نمبر 15: پنجاب میں عسکریت پسندی کے لئے مکمل عدم برداشت

نیشنل ایکشن پلان کا یہ مخصوص نقطہ ابہام اور تنازعہ میں گھرا ہوا ہے اور یہ سویلین حکومت اور فوجی قیادت کے درمیان تناؤ کا باعث رہا ہے۔ مثال کے طور پر 27 مارچ 2016 کو لاہور حملے کے بعد منتخب حکومت اور فوجی قیادت کے درمیان متضاد ردعمل دیکھا گیا۔ اس کے علاوہ وزیر اعظم پاکستان جناب محمد نواز شریف اور اس وقت کے چیف آف آرمی سٹاف' جنرل راحیل شریف کے درمیان 27 اور 28۔ مارچ 2016 کو الگ الگ میٹنگز منعقد ہوئیں۔ یہ تاثر عام تھا کہ پنجاب میں ملٹری لیڈ آپریشنز منتخب حکومت سے مشاورت کے بغیر کئے گئے تھے اور آرمی چیف کی جانب سے یک طرفہ طور پر حکم جاری کیا گیا تھا۔

صوبائی محکمہ انسداد دہشت گردی کی جانب سے موصول شدہ ڈیٹا میں انسداد دہشت گردی اور انسداد انتہا پسندی کے خاتمے کیلئے پورے پنجاب میں قابل ستائش نتائج بیان کئے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر صوبے میں کام کرنے والی دہشت گرد تنظیموں سے تعلق رکھنے والے 990 افراد کو گرفتار کیا گیا اور 296 افراد کے خلاف مقدمات درج کئے گئے جس میں اب تک 125 افراد مجرم ثابت ہوئے ہیں۔[40] یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ ان میں سے 79 دہشت گردوں کا تعلق سخت گیر لشکر جھنگوی سے تھا' جن میں ان کا بدنام قائد ملک اسحاق بھی شامل ہے' ان دہشت گردوں کو یا تو صوبائی حکومت نے حراست میں لیا یا انٹیلی جنس بیسڈ آپریشنز میں مار دیا۔

بصورت دیگر تاثر اور قابل ذکر سول ملٹری کشمکش کے باوجود عملدر آمد نسبتاً اچھا رہا۔ کچھ اصلاحات کی ضرورت ہے۔

G A

نیشنل ایکشن پلان پوائنٹ نمبر 16: کراچی میں جاری آپریشن کو منطقی انجام تک پہنچایا جائے گا

یہ پوائنٹ وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار سے متعلق ہے۔ تاہم دو سالوں میں اس پر پیش رفت کی رپورٹ' وفاقی وزارت داخلہ کے مطابق' سینٹ آف پاکستان میں پیش کی گئی' وفاقی حکومت نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ کراچی آپریشن سے بڑے نتائج حاصل ہوئے ہیں۔ شہر میں دہشت گردی 90 فیصد تک اور ٹارگٹ کلنگ میں 91 فیصد تک کمی واقع ہوئی ہے۔ اسی طرح قتل اور ڈکیتی کے واقعات میں بالترتیب 62 اور 48 فیصد تک کمی واقع ہوئی ہے۔ مزید برآں کل 33,378 ہتھیار قبضے میں لئے گئے ہیں۔[41]

اس نکتے پر عملدر آمد اچھا رہا۔ کچھ اصلاحات کی ضرورت ہے۔

G

نیشنل ایکشن پلان پوائنٹ نمبر 17: بلوچستان حکومت کو تمام سٹیک ہولڈرز کی مکمل ملکیت کے ساتھ سیاسی مفاہمت کا مکمل اختیار دینا

یہ نقطہ وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار سے متعلق ہے۔ تاہم دو سالوں میں اس پر پیش رفت کی رپورٹ کے حوالے سے بلوچستان حکومت کی جانب سے معاف کردہ ہر عسکریت پسند کو 50 لاکھ روپے 5 قسطوں میں ادائیگی کا وعدہ کیا گیا اور ہتھیاروں کی زر تلافی کے ساتھ ساتھ نوکریوں کا اعلان یا فنی تعلیم دینے کا اعلان بھی اچھی پالیسی ہے۔[42]

میڈیا رپورٹس میں یہ متعدد بار بتایا گیا کہ بلوچ عسکریت پسند حکومت کے سامنے ہتھیار ڈال رہے ہیں۔[43] عبدالمالک بلوچ اور عبدالقادر بلوچ کی بگٹی کے پوتے کے ساتھ ہونے والی میٹنگ کے نتیجے میں سول ملٹری قیادت میں معاہدہ نہ ہونے کی وجہ سے کوئی ٹھوس مقصد حاصل نہ ہوسکا۔

عملدرآمد نسبتاً کمزور رہا ہے۔ اہم اقدامات کئے جانے چاہئیں۔

A R

نیشنل ایکشن پلان پوائنٹ نمبر 18: فرقہ واریت پھیلانے والے عناصر سے سختی سے نمٹا جائے گا

اس عرصہ کے دوران، لشکر جھنگوی اور سپاہ محمد کے خلاف کل 225 مقدمات درج کئے گئے اور مبینہ پولیس مقابلے میں ملک اسحاق کی ہلاکت اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ حکومت پنجاب ان فرقہ وارانہ قائدین کو نشانہ بنا رہی ہے جو ماضی میں کھلے عام آزادی سے گھومتے رہے تھے۔ مزید برآں، پنجاب میں 900 سے زائد قیدیوں کا تعلق فرقہ وارانہ جماعتوں سے ہے۔[44]

اس نکتے پر پیش رفت کے حوالے سے مولانا مسرور نواز جھنگوی کی حالیہ فتح پر سوالات اٹھائے گئے جس کو کالعدم تنظیم اہل سنت والجماعت نے پنجاب اسمبلی کے حلقہ پی پی-78 کے صوبائی ضمنی انتخابات میں سپورٹ کیا۔[45] اگرچہ آئین پاکستان کے تحت سیاسی عمل کو اپنانا ایک مثبت اقدام ہے جس کا مطلب ہے کہ ریاست کی رٹ اور قانونی حیثیت کو تسلیم کر لیا گیا ہے، نیز یہ کہ وہ شخص اپنے انتہا پسند ایجنڈے کو چھوڑ دیتا ہے، تو یہ بات قابل ذکر ہے کہ فی الوقت ATA، فورتھ شیڈولرز کو انتخابی مہم چلانے اور الیکشن لڑنے سے نہیں روکتی۔ اگر ایسا کرنے کا ارادہ ہے، تو قانون میں مناسب ترمیم کی جانی چاہیے۔

اگرچہ صوبائی حکومت نے فرقہ وارانہ دہشت گردوں کے خلاف مثبت اقدامات اٹھائے ہیں لیکن ابھی بھی بہت کچھ کیا جانا باقی ہے بالخصوص ایسے علاقوں میں جہاں فرقہ واریت کے ٹھکانے موجود ہیں۔

اس نکتے پر عملدرآمد نسبتاً اچھا رہا۔ اصلاحات ہونی چاہئیں۔

G A

نیشنل ایکشن پلان پوائنٹ نمبر 19: افغان پناہ گزینوں کے حوالے سے جامع پالیسی وضع کی جائے گی جس کا آغاز تمام پناہ گزینوں کی رجسٹریشن سے ہوگا

حکومت پنجاب کی جانب سے افغان پناہ گزینوں کی رجسٹریشن کا عمل جاری ہے اور 100,397 افغان مہاجرین کی بائیومیٹرک کے ذریعے تصدیق کی گئی ہے۔ مزید برآں، صوبائی حکومت نے افغان مہاجرین کی اہم علاقوں میں بڑی تعداد کی نشاندہی کی ہے جس میں راولپنڈی اور میانوالی سرفہرست ہیں۔[46]

تاہم، افغان مہاجرین کی رجسٹریشن کیلئے دانش مندانہ اپروچ کی ضرورت ہے جس میں مقاصد کی نشاندہی کی جائے معاملے سے اس طرح نمٹا جائے کہ انسانی وقار کو بھی اہمیت دی جائے۔

عملدرآمد نسبتاً کمزور ہے۔ اہم اصلاحات کی ضرورت ہے۔

A R

نیشنل ایکشن پلان پوائنٹ نمبر 20: فوجداری نظام انصاف میں بہتری

وفاقی حکومت کا دعویٰ ہے کہ یہ صوبائی حکومت کا کام ہے۔ تاہم وزارت داخلہ کے مطابق NACTA' اصلاحات کا پیکج تیار کر رہی ہے جو بشرط منظوری وفاقی حکومت' صوبوں کو بھجوا دیا جائے گا۔

پارلیمنٹ نے اپنے حصے کے طور پر گزشتہ دو سالوں میں پاکستان کے فوجداری نظام انصاف میں بہتری لانے کیلئے حکومت کی کارکردگی کا جائزہ لیا ہے۔ اگرچہ سینیٹ نے دسمبر 2015 میں پورے ایوان کی کمیٹی کے تفصیلی غور وفکر کے بعد ملک میں سستے اور تیز انصاف کی فراہمی کیلئے تفصیلی رپورٹ جمع کروا کر قابل تعریف کردار ادا کیا' لیکن پارلیمنٹ نے نگرانی کا اپنا فریضہ صحیح طرح ادا نہیں کیا۔ اس کی کمیٹیوں کو حکومت سے نظامِ انصاف میں اصلاحات لانے کیلئے اٹھائے گئے اقدامات کی ماہانہ رپورٹس طلب کرنی چاہیے تھیں۔

عملدرآمد مجموعی طور پر کمزور رہا ہے۔ فوری اور بڑی تبدیلیاں کی جانا ضروری ہیں۔

R

عملدرآمد کے متفرق پہلوؤں سے متعلق قوانین

درج ذیل جدول میں حکومت پنجاب کی جانب سے وضع کردہ چند قوانین دیئے گئے ہیں جو اگرچہ نیشنل ایکشن پلان کے کسی مخصوص نکتے سے براہ راست مطابقت نہیں رکھتے تاہم انسداد دہشت گردی کی کاوشوں سے تعلق رکھتے ہیں:

1	قانون (ترمیم) دیواروں پر اشتہار بازی کی ممانعت پنجاب مصدرہ 2015	دیواروں پر اشتہار بازی پر جرمانہ 5,000 روپے سے بڑھا کر 25,000 روپے کر دیا گیا اور جرم کو قابل دست اندازی اور نا قابل ضمانت قرار دیا گیا۔[47]
2	قانون پنجاب سپیشل پروٹیکشن یونٹ مصدرہ 2016	غیر ملکی افراد' اہم شخصیات اور جگہوں کو خصوصی سیکورٹی دینے کی غرض سے پولیس میں ایک خصوصی پروٹیکشن یونٹ کے قیام کا اہتمام کیا گیا ہے۔[48]
3	قانون شہری متاثرین دہشت گردی (امداد و بحالی) پنجاب مصدرہ 2016	دہشت گردی کی کارروائی کے نتیجے میں متاثر ہونے والے شہریوں اور ان کے خاندان کی مشکلات کو دور کرنے کے لئے با قاعدہ نظام کا اہتمام کیا گیا ہے۔[49]

سفارشات

۱۔ وزیراعظم نے دسمبر 2014 میں نیشنل ایکشن پلان کے مختلف پہلوؤں کے نفاذ کی نگرانی کیلئے 15 کمیٹیاں تشکیل دیں۔[50] ان کمیٹیوں کی میٹنگز کا کوئی بھی ریکارڈ دستیاب نہیں ہے لیکن میڈیا کی رپورٹس یہ بتاتی ہیں کہ بہت ساری کمیٹیاں فعال نہیں ہیں اوران کے متعلقہ شعبوں میں ان کی کارکردگی پر سوالیہ نشان ہے۔ان کمیٹیوں کوفنکشنل کرنے کیلئے موثر مانیٹرنگ میکانزم کی ضرورت ہے تاکہ یہ نیشنل ایکشن پلان کے نکات پر موثر طریقے سے عملدرآمد کر سکیں، محکمانہ ذمہ داری کا تعین کرسکیں اور ہر محکمے سے اس پر پیش رفت کا حساب لے سکیں۔

۲۔ نیشنل ایکشن پلان پر پارلیمانی جائزے میں سب سے بڑے خلا کی وجہ پارلیمنٹ کی سٹینڈنگ کمیٹیوں اورصوبائی اسمبلیوں کی جانب سے مناسب کام نہ کرنا ہے۔ جہاں تک پنجاب اسمبلی کا تعلق ہے، جب اسے نیشنل ایکشن پلان کے نفاذ کیلئے قانون سازی کا کہا گیا تو سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ کے دوسالوں میں تقریباً 20 اجلاس منعقد ہوئے۔ پنجاب اسمبلی کی کمیٹیاں ازخود کارروائی کے اختیارات نہ ہونے کی وجہ سے نیشنل ایکشن پلان کے نفاذ کیلئے منظّم اور باقاعدہ جائزہ لینے میں ناکام رہی ہیں۔ کمیٹیوں کے ازخود کارروائی کے اختیارات نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یہ کمیٹیاں اس وقت تک کسی مسئلے پر بحث نہیں کرسکتیں جب تک ایوان کی جانب سے کوئی معاملہ ان کے سپرد نہ کیا جائے۔ یہ پنجاب اسمبلی کے قواعد میں ایک بڑی کمزوری ہے جبکہ قومی اسمبلی اور سینیٹ کی سٹینڈنگ کمیٹیوں کو یہ اختیارات حاصل ہیں۔ پلڈاٹ نے پنجاب اور دیگر صوبائی اسمبلیوں میں سٹینڈنگ کمیٹیوں کو اختیارات دینے پر بار ہا ریفارم کی تجاویز دی ہیں تاکہ ان کا جائزہ اور قابلیت بہتر ہو سکے۔ نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد کی مانیٹرنگ مساوی طور پر وفاقی اور صوبائی مقنّنہ کیلئے قومی ضرورت ہے اور متعلقہ کمیٹیوں کو چاہئے کہ وہ نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد کی صورت حال اور عوام کو اس کی کارکردگی کے بارے آگاہ کرنے کیلئے ماہانہ بنیاد پر اجلاس منعقد کریں۔

۳۔ نیشنل ایکشن پلان میں انسداد دہشت گردی اور انتہا پسندی کے خاتمہ کیلئے جس اہم پہلو کو نظر انداز کیا گیا وہ کمیونٹی کی شرکت ہے۔ مبہم پالیسی سازی اور کمیونٹی کی جانب سے اس کی ملکیت میں ناطہ نہ ہونے کا نتیجہ شہریوں کی جانب سے کسی حد تک لاتعلقی کی صورت میں نکلا ہے۔ یہ بہت بدقسمتی ہے کیونکہ شہری، انٹیلی جنس ان پٹ اور عام نگرانی کا اہم ذریعہ ہیں۔ اگر نیشنل ایکشن پلان کو سیاسی اتفاق رائے کے ساتھ ساتھ، سیاسی جماعتوں اور ارکان اسمبلی کی جانب سے سیاسی تعاون ملتا تو اس دستاویز میں ملک بھر میں نیشنل ایکشن پلان پر کامیابی سے عملدرآمد کا ایک بندوبست فراہم ہو جاتا۔ مقامی سیاسی اکابرین کو اعتماد میں لے کر اور وارڈ کی سطح پر کمیونٹی کی شراکت کے پروگرام متعارف کروا کر سیاسی قائدین ایک قدم آگے بڑھ کر اس عمل میں اب بھی ترمیم کر سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت کو چاہئے کہ وہ علما کو بھی متحرک کرے کیونکہ ان کا معاشرے پر بہت گہرا اثر ہوتا ہے۔ علما انتہا پسندی کے خاتمے میں پُل کا کردار ادا کر سکتے ہیں اور انتہا پسندی اور دہشت گردی کو مشترکہ اور باہمی کوشش سے ختم کر سکتے ہیں۔

۴۔ تاریخی طور پر پولیس کی سپیشل برانچ کے پاس کمیونٹی کی سطح پر معلومات اکٹھا کرنے کا ایک متحرک نظام رہا ہے اور یہ صوبے بھر میں پھیلا ہوا ہے۔ یہ واضح نہیں ہے کہ سپیشل برانچ کو نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد میں شامل کیا گیا ہے یا نہیں، لیکن اگر اسے کردار دیا جائے تو اس کی وجہ سمجھ میں آتی ہے۔

نیشنل ایکشن پلان کے اثرات کی صورت حال پر مشتمل گراف

شکل نمبر 1: پنجاب میں دہشت گردی سے ہونے والی ہلاکتیں
(سویلین اور قانون نافذ کرنے والے ادارے)' 2014 2016[51]

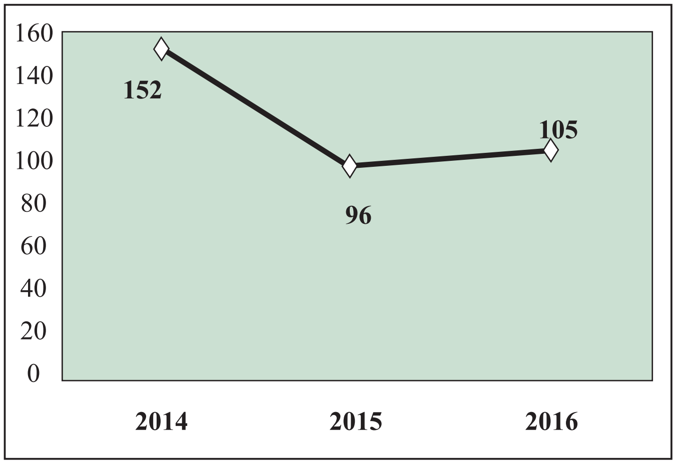

شکل نمبر 2: پاکستان میں دہشت گردی سے ہونے والی ہلاکتیں
(سویلین اور قانون نافذ کرنے والے ادارے)' 2014-2016[52]

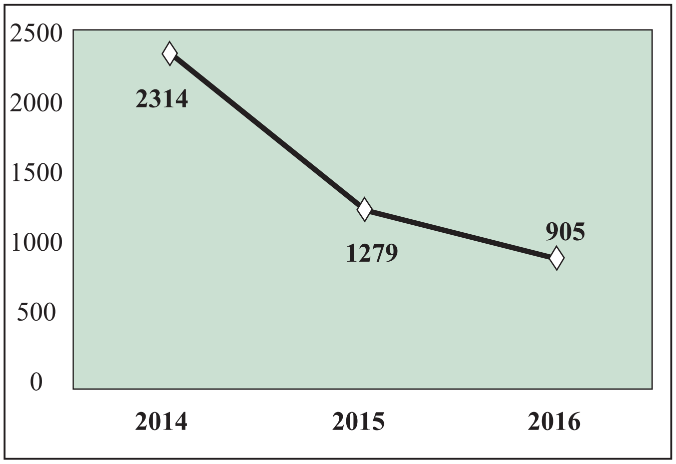

شکل نمبر 3: پنجاب میں دہشت گردی کے واقعات' 2014-2016[53]

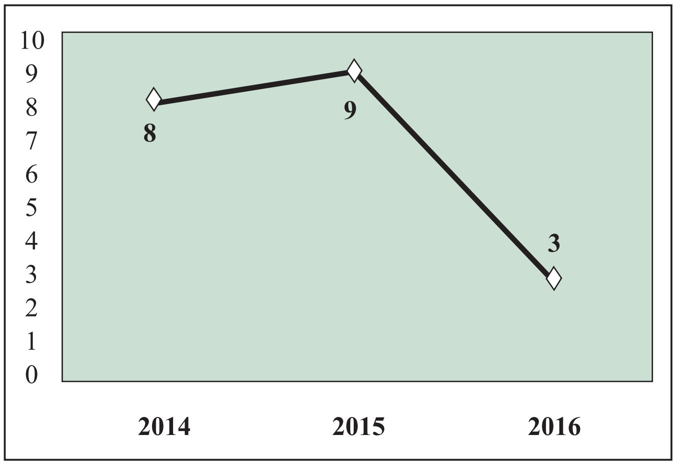

شکل نمبر 4: پاکستان میں دہشت گردی کے واقعات' 2014-2016[54]

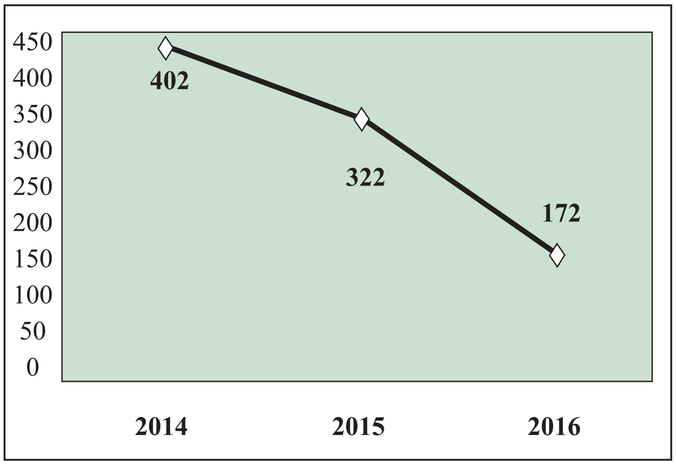

حوالہ جات

1۔ 'نواز نے سزائے موت پر پابندی اٹھالی' یہ خبر ڈان میں شائع ہوئی اور اس ویب ایڈریس پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے: https://www.dawn.com/news/1151408

2۔ 'پاکستان میں سزائے موت پر پابندی مکمل طور پر اٹھالی گئی: سرکاری اہلکاران' یہ خبر ڈان میں شائع ہوئی اور اس ویب ایڈریس پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے: https://www.dawn.com/news/1168652

3۔ یہ معلومات محکمہ انسداد دہشت گردی، پنجاب سے حاصل کی گئیں

4۔ پاکستان کی فوجی عدالتوں کا سورج غروب ہوگیا۔۔ اسے کیوں دوبارہ طلوع نہیں ہونا چاہئے' یہ خبر ڈان میں شائع ہوئی اور اس ویب ایڈریس پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے: https://www.dawn.com/news/1306792

5۔ ایضاً

6۔ یہ معلومات محکمہ انسداد دہشت گردی، پنجاب سے حاصل کی گئیں

7۔ قانون کے مکمل متن کے لئے یہ ویب سائٹ ملاحظہ فرمائیے http://www.punjablaws.gov.pk/index2.html

8۔ ایضاً

9۔ 'آرڈیننس ادارہ برائے محفوظ شہر پنجاب جاری کردیا گیا' یہ خبر ڈان میں شائع ہوئی اور اس ویب ایڈریس پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے: https://www.dawn.com/news/1193062

10۔ قانون کے مکمل متن کے لئے یہ ویب سائٹ ملاحظہ فرمائیے:
http://www.punjabcode.punjab.gov.pk/public/dr/PUNJAB%20ARMS%20(AMENDMENT)%20ACT%202015%20.doc.pdf

11۔ قانون کے مکمل متن کے لئے یہ ویب سائٹ ملاحظہ فرمائیے:
http://www.punjabcode.punjab.gov.pk/index/showarticle/ref/8ef5062f-4347-433e-89db-573f0fa5133c

12۔ 'پنجاب حکومت نے کالعدم تنظیموں پر قربانی کی کھالیں اکٹھی کرنے پر پابندی عائد کردی' یہ خبر 30 اگست 2016 کو دی نیشن میں شائع ہوئی جسے اس ویب ایڈریس پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے:
http://nation.com.pk/national/30-Aug-2016/punjab-govt-slaps-ban-on-proscribed-outfits-to-collect-sacrificial-animals-hides

13۔ یہ معلومات محکمہ انسداد دہشت گردی، پنجاب سے حاصل کی گئیں

14۔ 'کالعدم تنظیمیں اب بھی جہادی بھرتی کررہی ہیں: سرکاری رپورٹ' جیو نیوز مورخہ 28 مئی 2016۔ نیوز رپورٹ اس ویب ایڈریس پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے:
https://www.geo.tv/latest/106807-Banned-outfits-still-recruiting-Jihadis-official-report

15۔ نیکٹا بورڈ آف گورنرز کی مکمل تشکیل قانون نیکٹا مصدرہ 2013 میں موجود ہے جو اس ویب ایڈریس پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے: http://www.na.gov.pk/uploads/documents/1364795170_139.pdf

16۔ ایضاً

17۔ ایضاً

18۔ 'نیکٹا کو پوری طرح فعال کردیا گیا ہے: نثار' یہ خبر ڈان میں شائع ہوئی جو اس ویب ایڈریس پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے: https://www.dawn.com/news/1154250

19۔ 'دہشت گردی کے خلاف کارروائی کا کوئی اختیار نہیں' یہ خبر TNS میں شائع ہوئی جو اس ویب ایڈریس پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے: http://tns.thenews.com.pk/authority-counter-terrorism/#.WNSnMWUQhxi

20۔ یہ اعلان 22 دسمبر 2016 کو ہونے والے سینیٹ کے ایک اجلاس کے دوران کیا گیا۔ یہ خبر اس ویب ایڈریس پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے: https://www.dawn.com/news/1303995

21۔ یہ معلومات محکمہ انسداد دہشت گردی، پنجاب سے حاصل کی گئیں

22۔ پلڈاٹ کو ایف آئی اے لاہور کی جانب سے موصول ہونے والی معلومات کے مطابق 'ایف آئی اے کو محکمہ انسداد دہشت گردی' پنجاب سے جن 138 مدارس کے بارے میں معلومات موصول ہوئیں اور ان کا جائزہ لیا گیا ان میں سے:

ا) جن کے بارے میں کوئی ریکارڈ نہیں ملا: 72

۲) جن میں کلوزنگ بیلنس 1,000 روپے سے کم ہے: 23

۳) جن میں کلوزنگ بیلنس 1,000 روپے سے 1,00,000 روپے تک ہے: 32

۴) جن میں کلوزنگ بیلنس 1,00,000 روپے سے 5,00,000 روپے تک ہے: 7

۵) جن میں کلوزنگ بیلنس 5,00,000 روپے سے زیادہ ہے: 4

23۔ یہ معلومات ایف آئی اے لاہور سے حاصل کی گئیں

24۔ انسداد دہشت گردی قانون مصدرہ 1997 کا مکمل متن اس ویب ایڈریس پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے:

http://pakistancode.gov.pk/english/UY2FqaJw1-apaUY2Fqa-apaUY2FqaJw%3D-sg-jjjjjjjjjjjj

25۔ کالعدم تنظیموں کی مکمل فہرست اس ویب ایڈریس پر ملاحظہ کی جا سکتی ہے: http://nacta.gov.pk/Downloads/BannedOrganization(Eng).pdf

محکمہ انسداد دہشت گردی پنجاب کے اعداد و شمار کے مطابق ذیل میں دی گئی چند تنظیمیں نئی تنظیموں کے پرانے چہرے ہیں:

نیا نام	پرانی کالعدم تنظیم
اہل سنت والجماعت (کالعدم) اور الایثار ٹرسٹ	سپاہ صحابہ پاکستان
مجلس وحدت المسلمین / شیعہ علما کونسل	تحریک جعفریہ پاکستان اور اسلامی تحریک پاکستان
صوت العلما	حزب التحریر
جماعت الدعوی اور فلاح انسانیت فاؤنڈیشن	لشکر طیبہ
الرحمت ٹرسٹ	جیش محمد
تحریک غلبہ اسلام اور الاسرار ٹرسٹ	جمعیت الانصار، حرکت المجاہدین، حرکت الجہاد الاسلامی

26۔ '1500 اہلکار انسداد دہشت گردی فورس میں شامل' یہ خبر دی نیشن میں شائع ہوئی جو اس ویب ایڈریس پر ملاحظہ کی جا سکتی ہے:

http://nation.com.pk/lahore/01-Apr-2014/1-500-corporals-get-in-anti-terrorism-force

27۔ یہ معلومات محکمہ انسداد دہشت گردی' پنجاب سے حاصل کی گئیں

28۔ یہ حملہ 15 مارچ 2015 کو لاہور میں ہوا۔ تفصیلات اس خبر میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں، ''لاہور کی مسیحی برادری پر حملے میں 14 افراد ہلاک اور 75 زخمی' یہ خبر ایکسپریس ٹریبون میں شائع ہوئی جو اس ویب ایڈریس پر ملاحظہ کی جا سکتی ہے:

https://tribune.com.pk/story/853616/blast-heard-in-lahore-2/

29۔ یہ دونوں واقعات 21 نومبر 2015 اور 21 نومبر 2015 کو جہلم میں ہوئے۔ تفصیلات اس خبر میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں، ''جہلم میں احمدیوں کی عبادت گاہ کو آگ لگا دی گئی' توہین رسالت کے الزامات کے بعد فسادات شروع' یہ خبر ڈان میں شائع ہوئی جو اس ویب ایڈریس پر ملاحظہ کی جا سکتی ہے: https://www.dawn.com/news/1221273

30۔ یہ حملہ 27 مارچ 2016 کو ہوا۔ تفصیلات اس خبر میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں، ''لاہور میں ایک بار پھر دہشت گردی' خودکش حملے میں کم از کم 72 افراد ہلاک' یہ خبر ڈان ٹریبون میں شائع ہوئی جو اس ویب ایڈریس پر ملاحظہ کی جا سکتی ہے:

https://www.dawn.com/news/1248259

31۔ قانون کا مکمل متن اس ویب ایڈریس پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے: http://www.punjabcode.punjab.gov.pk/index/showarticle/ref/6c537be7-86ae-481f-927a-bf1537bd6544

32۔ قانون کا مکمل متن اس ویب ایڈریس پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے: http://www.punjabcode.punjab.gov.pk/index/showarticle/ref/8ef5062f-4347-433e-89db-573f0fa5133c

33۔ یہ معلومات محکمہ انسداد دہشت گردی' پنجاب سے حاصل کی گئیں

34۔ قانون نصاب اور ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب مصدرہ 2015 کا مکمل متن اس ویب ایڈریس پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے:

http://www.punjabcode.punjab.gov.pk/index/showarticle/ref/ec39ceb8-50fa-40bf-baa5-910198f2db0a

35۔ قانون سوسائٹیز رجسٹریشن مصدرہ 1860 کا مکمل متن اس ویب ایڈریس پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے http://punjablaws.gov.pk/laws/1.html

36۔ 'پیمرا کالعدم گروپوں کی ٹی وی کوریج کو مانیٹر کر رہا ہے' یہ خبر ڈان میں شائع ہوئی جو اس ویب ایڈریس پر ملاحظہ کی جا سکتی ہے: https://www.dawn.com/news/1218289

37۔ 'فاٹا کو خیبر پختونخواہ کے برابر لانے کے لئے 10 سال کی مدت' یہ خبر ڈان میں شائع ہوئی جو اس ویب ایڈریس پر ملاحظہ کی جا سکتی ہے: https://www.dawn.com/news/1279845

38۔ یہ معلومات وزیر داخلہ چودھری نثار علی خان کی جانب سے 10 مارچ 2017 کو سینیٹ میں وقفہ سوالات کے دوران پیش کی گئیں جسے اس ویب ایڈریس پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے:
http://www.senate.gov.pk/uploads/documents/questions/1489117899_531.pdf

39۔ قانون کا مکمل متن اس ویب ایڈریس پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے: http://www.na.gov.pk/uploads/documents/1472635250_246.pdf

40۔ محکمہ انسداد دہشت گردی، پنجاب سے حاصل کردہ معلومات کے مطابق

41۔ پلڈاٹ کے پاس جنوری 2015 تا دسمبر 2016 کے اعداد و شمار نہیں ہیں۔ لہذا، یہاں پر دی جانے والی معلومات وہ ہیں جو وزیر داخلہ چودھری نثار علی خان کی جانب سے 10 مارچ 2017 کو سینیٹ میں وقفہ سوالات کے دوران پیش کی گئیں جو اس ویب ایڈریس پر ملاحظہ کی جا سکتی ہیں: http://www.senate.gov.pk/uploads/documents/questions/1489117899_531.pdf

42۔ 'بلوچستان مصالحت: چھ ماہ میں 625 جنگجوؤں نے ہتھیار ڈالے'، یہ خبر ایکسپریس ٹریبون میں شائع ہوئی جسے اس ویب ایڈریس پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے:
https://tribune.com.pk/story/1042338/balochistan-reconciliation-625-insurgents-surrendered-in-six-months/

43۔ ان میں سے کچھ رپورٹیں ان ویب ایڈریسز پر ملاحظہ کی جا سکتی ہیں:

i) https://tribune.com.pk/story/1042338/balochistan-reconciliation-625-insurgents-surrendered-in-six-months/

ii) https://tribune.com.pk/story/938017/balochistan-insurgency-400-militants-surrender-on-independence-day/

iii) https://tribune.com.pk/story/903261/insurgency-in-balochistan-49-militants-surrender/

44۔ یہ معلومات محکمہ انسداد دہشت گردی، پنجاب سے حاصل کی گئیں

45۔ 'کالعدم تنظیم کے حمایت یافتہ امیدوار نے ضمنی انتخاب جیت لیا'، یہ خبر ڈان میں شائع ہوئی جو اس ویب ایڈریس پر ملاحظہ کی جا سکتی ہے: https://www.dawn.com/news/1299959

46۔ محکمہ انسداد دہشت گردی، پنجاب سے موصولہ معلومات کے مطابق، افغان پناہ گزینوں کی زیادہ تعداد والے علاقے یہ ہیں: میانوالی (21,661)، اٹک (17,390)، راولپنڈی (23,843)، گجرات (9,921)، چکوال (16,645)، سرگودھا (799) اور لاہور (506)

47۔ یہ ترامیم اس قانون کے متن میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں جو اس ویب ایڈریس پر دستیاب ہے http://punjablaws.gov.pk/laws/393.html

48۔ اس قانون کا مکمل متن اس ویب ایڈریس پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے http://punjablaws.gov.pk/laws/2620.html

49۔ اس قانون کا مکمل متن اس ویب ایڈریس پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے:
http://www.punjabcode.punjab.gov.pk/index/showarticle/ref/e58e0073-6c89-4c84-b593-c994f00127b2

50۔ 'ایکشن پلان پر عمل کے لئے 15 کمیٹیاں تشکیل دے دی گئیں'، یہ خبر ڈان میں شائع ہوئی جو اس ویب ایڈریس پر ملاحظہ کی جا سکتی ہے: https://www.dawn.com/news/1153581

51۔ South Asia Terrorism Portal Database جو اس ویب ایڈریس پر موجود ہے: http://www.satp.org/satporgtp/countries/pakistan/database/index.htm

52۔ ایضاً

53۔ ایضاً

54۔ ایضاً

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمینٹ اینڈ ٹرانسپیرینسی

4th فلور، پلازا نمبر 92-CCA، فیز 8 (ایکس پارک ویو) ڈی ایچ اے لاہور
پی، او، باکس 11098

مانیٹر
پنجاب میں نیشنل ایکشن پلان برائے انسداد دہشت گردی پر عملدر آمد
جلد اول: جنوری 2015 تا دسمبر 2016
فیڈ بیک فارم

نمبر شمار	فیڈ بیک آئٹم	فیڈ بیک
1	مانیٹر بہتر بنانے کے لئے تجاویز جو آپ دینا چاہیں	
2	اگر آپ کے ملاحظے میں کوئی ایسی پیش رفت یا واقعہ آیا ہو جو نیشنل ایکشن پلان پر عملدر آمد کے حوالے سے آپ بتانا چاہیں	
3	پلڈاٹ کے تجزیہ کے بارے میں اگر آپ کوئی رائے دینا چاہیں	
4	کوئی مثال جو آپ نے نیشنل ایکشن پلان کی خلاف ورزی میں ملاحظہ کی ہو	

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمینٹ اینڈ ٹرانسپیرینسی

اسلام آباد آفس: پی، او، باکس 278، F-8، پوسٹل کوڈ: 44220، اسلام آباد، پاکستان
لاہور آفس: پی، او، باکس 11098، L.C.C.H.S، پوسٹل کوڈ: 54792، لاہور، پاکستان
ای میل: info@pildat.org **ویب:** www.pildat.org